اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنت شاہ **مولانا احمد رضا خان** علیہ رحمۃ الرحمٰن کے ارشادات کا مجموعہ

مع تخریج و تسہیل

مسمّٰی بنامِ تاریخی **الملفوظ** ۱۳۳۸ھ

معروف بہ

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت

مکمل 4 حصے

مؤلف: شہزادۂ اعلیٰ حضرت تاجدارِ اہلسنت مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا

محمد مصطفےٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
SC 1286

المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)

اعلیٰ حضرت مُجدِّدِ دین وملّت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسمّٰی بنامِ تاریخی

اَلْمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیِ اعظم ہند

حضرتِ علّامہ مولانا محمد مُصطَفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلِس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ

سنِ طباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ء، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

www.dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتمادعَلَی الْاَسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دینا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

ارشاد : یہ واقعہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے کہ آپ کے مزار شریف پر مجلسِ سماع میں قوالی ہو رہی تھی۔ آج کل تو لوگوں نے بہت اختراع کر لئے ہیں (یعنی نئی باتیں نکال لیں ہیں)، ناچ وغیرہ بھی کراتے ہیں حالانکہ اس وقت بارگاہوں میں مزامیر (یعنی آلاتِ موسیقی) بھی نہ تھے۔ حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو ہمارے پیران سلسلہ میں سے ہیں باہر مجلسِ سماع کے تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب صالحین سے آپ کے پاس آئے اور گزارش کی مجلس میں تشریف لے چلئے۔ حضرت سید ابراہیم ایرجی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ''تم جاننے والے ہو، مواجہ اقدس میں حاضر ہو، اگر حضرت راضی ہوں میں ابھی چلتا ہوں۔'' انہوں نے مزارِ اقدس پر مراقبہ کیا، دیکھا کہ حضور قبر شریف میں پریشان خاطر ہیں اور ان قوالوں کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں۔

"ایں بد بختاں وقتِ مارا پریشان کردہ اند"

(یعنی ان بدبختوں نے میرے اوقات پریشان کر رکھے ہیں۔ت)

وہ واپس آئے اور قبل اس کے کہ عرض کریں، فرمایا: ''آپ نے دیکھا''

کاکی کے معنی

عرض : حضور کاکی کے کیا معنی ہیں اور اس کی وجہِ تسمیہ (یعنی اس نام کی وجہ) کیا ہے؟

ارشاد : حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں چند مسافر حاضر ہوئے، حضور کے یہاں اس وقت کچھ سامانِ خورد و نوش (یعنی کھانے پینے کا سامان) موجود نہ تھا غیب سے **کاک** ﴿روٹیاں﴾ آئیں جو سب کو کافی وافی ہو گئیں جب سے آپ کاکی مشہور ہو گئے۔

جلی ہوئی روٹی اور کیڑے والا چھوہارا

﴿اسی تذکرے میں فرمایا﴾ کہ ایک مرتبہ مولانا فضلِ رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو میرے پیر و مُرشد (یعنی شاہ آلِ رسول مارہروی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حضرت مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے ﴿جو مولانا بحر العلوم ملک العلماء کے شاگرد تھے﴾ پڑھتے تھے۔ دہلی میں تھے، جلسۂ وہابیہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں حاضرین پر کاک اور چھوہارے برسا کرتے تھے۔ چنانچہ حسبِ دستور

آپ کے سامنے بھی بوچھاڑ ہوئی ایک کاک اور ایک چھوہارا آپ کو بھی ملا۔ آپ نے چھوہارا توڑا تو اُس میں سے کیڑا نکلا اور کاک کا کنارا اجلا ہوا۔ یہ دیکھ کر تبسم کیا اور باٰوازِ بلند کہا: "صاحبو آج تک تو سنا کرتے تھے کہ فرشتے بھولتے نہیں یہ کیسا بھول گئے کہ روٹی بھی جلادی اور سنتے تھے کہ جنت کا میوہ سڑتا گلتا نہیں، تعجب ہے کہ چھوہاروں میں کیڑے پڑ گئے۔" اس پر بہت شوروغل ہوا۔ آپ کو غصہ آیا، پردہ کو ہٹادیا جس کے پیچھے سے یہ بارش ہو رہی تھی دیکھا تو اسماعیل دہلوی کا ایک غلام جس کا نام عبداللطیف تھا ایک جھولی میں کاک اور ایک میں چھوہارے لئے بیٹھا ہے۔ پردہ ہٹتے ہی پردہ فاش ہوگیا۔

اِس کے بعد حضرت مولانا فضل رسول صاحب دہلی سے لکھنؤ حضرت مولانا نور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اندر سے خبر آئی کہ آنے کی ممانعت ہے۔ آپ چوکھٹ پر بیٹھ گئے اور رونے لگے اور عرض کی کہ "میری کیا خطا ہے معلوم ہو کہ وہ قابلِ معافی بھی ہے یا نہیں؟" جب بہت دیر گزر گئی تو مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "تمہیں میں نے اسی لئے پڑھایا تھا کہ وہابیوں کے جلسوں میں جاؤ۔" آپ نے عرض کی کہ اتنا تو معلوم ہوگیا کہ "میری خطا قابلِ معافی ہے۔" اور پھر آپ نے سارا واقعہ اسماعیل دہلوی کے مکر و فریب کا عرض کیا اور کہا میں اس کا صرف پردہ فاش کرنے کو گیا تھا کہ نہ معلوم کتنے بندگانِ خدا (عَزَّوَجَلَّ) اس کی اس عیاری سے گمراہ ہو رہے تھے۔ آپ سن کر خوش ہوئے اور راضی ہوگئے۔

خوفزدہ بادشاہ

یہی مولانا نور صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ایک روز راستے میں تشریف لئے جا رہے تھے، سامنے سے علی بخش وزیر بادشاہِ اودھ، جو اُس کی ناک کا بال ہو رہا تھا، ہاتھی پر چلا آ رہا تھا۔ اُس نے حضرت کو دیکھ کر اِتنا ادب کیا کہ ہاتھی کو بٹھادیا اور اُتر کر قریب حاضر ہوا اور سلام عرض کیا۔ آپ نے اُس کی طرف سے منہ پھیر لیا اور سلام نہ لیا کہ وہ رافضی تھا اور داڑھی مُنڈھی ہوئی تھی۔ سمجھا کہ شاید مجھے دیکھا نہیں۔ دوسری طرف جا کر سلام عرض کیا۔ آپ نے اُدھر سے منہ پھیر لیا اور سلام قبول نہ فرمایا۔ تیسری دفعہ پھر سلام کیا، آپ نے جواب نہ دیا۔ اُس خبیث کو غصہ آیا اور ہاتھی پر چڑھ کر یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ فرنگی محل کے مردوں کی داڑھی اور عورتوں کا سر نہ منڈوایا تو علی بخش نام نہیں۔ آپ جب مکان میں تشریف لے گئے تو ایک طالب علم نے علی بخش کا وہ فقرہ عرض کیا۔ آپ فوراً باہر تشریف لائے آستانے پر اس وقت میرے پیر و مرشد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور مولانا فضل رسول صاحب